علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی انفرادی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

مضمون	:	کتب خانوں کی تاریخ بحوالہ پاکستان
سطح	:	بی۔اے
کوڈ	:	466
مشق	:	03
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر 1: سکول کے کتب خانوں کی اہمیت،ضرورت اور مقاصد بیان کریں۔نیز ان کتب خانوں کے مسائل اوران کے حل کے بارے میں مفصل لکھیں؟

جواب: کتب خانوں کی اہمیت وضرورت: اسکول کتب خانوں کی اہمیت ہمیشہ سے مسلمہ رہی ہے۔ جدید سائنسی و مشینی دور میں اس کی اہمیت و ضرورت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کتب خانے کو تعلیم کی کسی سطح پر بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکول میں کتب خانوں کو نا گزیر بنا دیا جائے اور انہیں منظّم اور فعال بنایا جائے کیونکہ جب ابتدائی مدارس میں بچے کتب خانے سے مانوس ہو جائیں گے تو ثانوی مدارس تک پہنچتے پہنچتے انھیں کتب خانے کا صحیح طور پر استعمال آ جائے گا اور اس طرح وہ کتب خانے سے مکمل استفادہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے لہذا جب وہ کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر پہنچیں گے تو ان کے لیے کتب خانہ تعلیم کا ایک لازمی جزو بن جائے گا۔ ذیل میں ہم ان وجوہات کا ذکر کرتے ہیں جن کی بنا پر اسکول مین کتب خانے کا قیام ناگزیر ہو جاتا ہے۔

ا۔ کسی بھی ملک کے تعلیمی نظام میں اسکول کی بنیادی اہمیت حاسل ہے۔ لہذا ہر ملک کی حکومت تعلیمی منصوبہ بندی میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم پر خاصی توجہ دیتی ہے۔ابتدائی دور میں بچوں کی صحیح خطوط پر رہنمائی انھیں مسلسل ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل بنا دیتی ہے۔اسی مقصد کے پیش نظر ابتدائی کلاسوں ہی سے بچوں کو مختلف موضوعات پر کتابوں سے روشناس کروانا چاہیے چنانچہ اسکولوں کے کتب خانون کا قیام اشد ضروری ہو جاتا ہے۔

۲۔ اسکولوں میں پڑھاتے وقت اساتذہ کو درسی کتب کے علاوہ مختلف قسم کا مواد بھی درکار رہتا ہے جس سے وہ اپنے سبق کو زیادہ عام فہم اور موثر بناتے ہیں۔اس قسم کا مواد اکثر ان کے مضامین پر دیگر کتب، حوالہ جاتی کتب، چارٹوں نمونوں، تصویریں اور سمعی و بصری مواد پر مشتمل ہوتا ہے۔اس طرح کے مواد کو منظّم با حفاظت اور بوقت ضرورت استعمال کے لیے تیار رکھنے کا فریضہ اسکول کے کتب خانے ہی انجام دیتے ہیں۔

۳۔ اسکول کے کتب خانوں کے قارئین عموماً بچے ہوتے ہیں جو نصابی کتب کے علاوہ کہانیوں، لطیفوں، چٹکوں اور تعلیمی کھیلوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ان کی اس طرح کی جملہ ذاتی دلچسپیاں پوری کرنے کے لیے اسکول میں ایک منظّم کتب خانہ کا قیام ضروری ہے۔

۴۔ اسکول کی طالب علمی کا زمانہ شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس زمانے میں بچے اپنے ماحول کا بہت زیادہ اثر قبول کرتے ہے۔بہتر رہنمائی کے فقدان سے وہ فارغ اوقات میں غیر تعمیری اور غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہین۔ ان کی شخصیت کی اعلیٰ تعمیر کے لیے اور فارغ اوقات کے لیے بہتر استعمال میں کتب خانے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۵۔ اسکول کے طالب علموں کو خاص طور پر سیکنڈری اسکول کے طالب علموں کو اپنے مضامین میں نصابی کتب کے علاوہ مزید معلومات درکار ہوتی ہیں۔انہیں اپنے اسباق کی تفہیم، لیبارٹری میں کیے گئے تجربات کی تشریح، مختلف علمی اور ذہنی مقابلوں میں شرکت کے لیے مختلف قسم کے مواد کی ضرورت رہتی ہے۔

٦۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ اسکول کے طالب علم اپنی تعلیمی ضروریات کو پورا کرے یا دوسرے لفظوں میں امتحان کی تیاری کے لیے صرف نصابی کتب پر ہی انحصار کرتے ہیں جس سے ان کی تعلیمی استعداد موجود ہو کر رہ جاتی ہے۔

۷۔ اسکول کے طالب علم، استاد کے پڑھائے ہوئے سبق کو زبانی یاد کرتے ہیں یا رٹ لیتے ہیں وہ اپنے مضامین کے تقابلی جائزے ک لیے اپنے مضمون پر دیگر کتب کا مطالعہ نہیں کرتے۔

مقاصد: اسکول کتب خانے کا بنیادی مقصد اسکول کے تعلیمی پروگرام کو تقویت دینا اور کامیاب بنانا ہے۔طلباء کو علوم کی بنیادی تعلیم پر تقابلی مطالعہ کا موقع فراہم کرنے، اساتذہ اور طلباء کے ذاتی اور نجی ذوق مطالعہ کی تسکین کرنا، طلباء کیلئے عالمی معلومات، فنون لطیفہ، دینی مسائل اور اصلاحی و اخلاقی اقدار پر مواد اسطرح فراہم کرنا کہ طلباء کی مختلف ذہنی سطحوں کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔امریکہ کی ایسوسی ایشن آف سکول لائبریریز نے اسکول کے کتب خانوں کے مقاصد یوں بیان کیے ہیں۔

i۔ اس کا مقصد اسکول کے تعلیمی پروگرام میں موثر طریقے سے حصہ لینا اور طلباء، اساتذہ اور والدین اور دیگر حضرات کی علمی ضروریات پورا کرنا ہے۔

ii۔ طلباء و طالبات کے تمام تعلیمی ضروریات کو پورا کرنا اور ان کو ایسا مواد مہیا کرنا جو ان کی شخصیت کے ارتقاء اور تکمیل میں درکار ہو۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

iii۔ طلباء وطالبات کے مطالعے کے ذوق وشوق میں اضافہ کرنا۔

iv۔ کتب خانے کے مواد کے ذریعے طلباء و طالبات کو ایسے تجربات سے روشناس کرانا جس سے انکے ذوق وشوق کو تسکین میسر آئے اور ان میں خوشگوار عادات واطوار فروغ پائیں۔

v۔ طلباء وطالبات کو کتب خانے کے مواد کو بہتر طور پر استعمال کرنے کی تربیت مہیا کی جائے تا کہ اسمیں تمام مطبوعہ اور سمعی و بصری مواد کو اپنے طور پر منتخب کرنے اور استعمال کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

vi۔ اساتذہ کے ساتھ کتب خانے کے مواد کے انتخاب میں تعاون کرنا جو تعلیمی پروگرام کیلئے مفید ہو۔

vii۔ اساتذہ اور اسکول کی انتظامیہ کے پیشہ وارانہ اور ثقافتی پروگراموں میں تعاون کرنا اور کتب خانے کی خدمات کا ایک موثر نظام قائم کرنا۔

مگر پاکستانی حالات اور تقاضوں کے پیش نظر ماہرین نے پاکستانی اسکولوں کے کتب خانوں کے مندرجہ ذیل مقاصد تجویز کیئے ہیں۔

i۔ اسکول کا کتب خانہ طالبعلموں کو انکے نصاب کے مطابق مختلف مضامین پر مزید تقابلی مطالعے کیلئے مواد فراہم کرے۔

ii۔ مہیا کردہ کتب سے طالب علموں کو خاطر خواہ استفادہ کرنے کیلئے آسان اور سہل طریقوں سے روشناس کروائے۔

iii۔ اساتذہ کسی تدریسی ضروریات کو پورا کریں نیز سبق کی تشریح کیلئے نقشے ،گلوب، ماڈل اور دوسری سمعی وبصری اعانت ہو۔

iv۔ نصابی ضروریات کے علاوہ قارئین کی ذاتی دلچسپیوں پر مبنی کتب ومواد مہیا کرے۔

v۔ ادارے کی نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے۔

vi۔ طلباء کو ایسا مواد فراہم کرے جو ایک بہتر شہری اور اچھی شخصیت بننے میں انکی مدد کرے۔

vii۔ اخبارات، رسائل، جرائد اور دیگر سلسلہ وار مواد کے ذریعے دنیا میں روز افزوں ہونے والی ترقی، ایجاد اور تحقیق سے اپنے قارئین کو آگاہ رکھے۔

کتب خانوں کے مسائل اور ان کے حل:

1۔بچوں سے متعلق لٹریچر کی کمی: اسکول لائبریری کی ترقی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ مقامی زبانوں میں بچوں کی کتابوں کی عدم دستیابی ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ مزید دیر کیے بغیر یہ مسئلہ مضبوط بنیادوں پر حل کیا جائے۔ میری وی گپور جو اسکول لائبریری کے موضوع پر لکھنے والوں میں سے ایک مشہور لکھاری ہیں یہ مشورہ دیتے ہیں کہ مشہور رسالوں میں ایک کالم مخصوص کیا جائے جس میں بچوں کا لٹریچر شائع کیا جائے۔ جو لوگ بچوں کے لیے کتابیں لکھیں ان کے لیے انعامات رکھے جائیں، ان موضوعات پر نمائشیں منعقد کی جائیں تا کہ اس طریقے سے ان لوگوں کی توجہ مرتکز کر سکیں جو بچوں کے لیے اعلیٰ معیاری کتابیں لکھتے ہیں۔ یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ نیشنل بک سنٹر آف پاکستان نے بچوں کے موضوعات پر جدید اور نیا لٹریچر حاصل کرنے میں بہت جد وجہد کی ہے۔

2۔مالی ذرائع کی کمی: مالی وسائل کی کمی بھی اسکول کتب خانوں کے قیام کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ ہمارے ہاں کوئی مخصوص طریقہ کار نہیں ہے جس کے ذریعے اسکول لائبریوں کے لیے مالی وسائل مہیا کیے جاتے ہیں۔ اسکول لائبریریوں کے لیے کسی معیار کی عدم موجودگی میں ناممکن ہے کہ مالی اختصاص کوئی حقیقی نمود پیش کیا جا سکے لیکن مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اسکول کے مالی بجٹ میں اسکول لائبریری کا ایک مخصوص حصہ ضرور ہونا چاہیے اسکول لائبریری کے ایک اضافی رقم مخصوص کرنی چاہیے۔ اگر یہ مقصد کے حصول کے لیے ناکافی ہے تو جس طرح طلبا سے کھیل کی رقم وصول کی جاتی ہے اسی طرح لائبریری فیس بھی وصول کی جانی چاہیے۔

3۔اسکول انتظامیہ کا اچھے لائبریری پروگراموں سے ناآشنا ہونا: اسکول لائبریریوں کے قیام اور ترقی میں جو چیز سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ یہ ہے کہ اسکول انتظامیہ اس حقیقت سے ناآشنا ہے کہ اسکول لائبریری جدید تعلیم اور اس کے مقاصد کے حصول کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اسکول انتظامیہ کی عدم دلچسپی کی کیا وجوہات ہیں؟ بنیادی طور پر اس پر تین وجوہات سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔

ا۔ اسکول کے منتظم کی اکثریت بذات خود مطالعے کا شوق نہیں رکھتی۔

۲۔ اسکول کے منتظم کی اکثریت اپنے طالب علمی کے زمانے میں اسکول لائبریری کی اہمیت سے ناآشنا تھی۔

۳۔ اسکول لائبریریوں سے متعلق غیر تربیت یافتہ افراد نے اس بارے میں غلط تاثر قائم کر رکھا ہے۔ یہ غیر تربیت یافتہ افراد اس بات کا احساس نہیں رکھتے کہ موجودہ جدید تعلیم کے حصول میں اسکول لائبریری نوجوانوں کے لیے کتنا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

4۔اسکول لائبریری کے قیام سے متعلق ایک منظّم قیادت کا فقدان: اسکول لائبریری کے قیام کی راہ میں منظّم قیادت کی عدم موجودگی ایک حقیقی رکاوٹ ہے۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ استادوں، ماہر نصاب اور اسکول منتظمین کے درمیان لائبریریوں کا تعارف کرایا جائے اور اسے مقبول بنایا جائے۔ یہ کام پیشہ ورنہ ادارے سرانجام دے سکتے ہیں۔

5۔تعلیمی نظام میں نقائص: بنیادی طور پر اسکول کا نظام تعلیم ہماری اسکول لائبریریوں کی پسماندہ حالت کا ذمہ دار ہے۔ کمیشن برائے نظام تعلیم کی رپورٹ ایک سلیس دستاویز ہے، نظام تعلیم کے مسائل سے بحث کرتی ہے اور تعلیمی مقتدران کو تعلیم کی بابت ایک راہنما اصول بناتی ہے۔

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اشتہاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

اس طرح اسکول کی تعلیم میں لائبریری کے کردار کی اہمیت کو تسلیم کرلیا گیا تھا۔

6۔اسکول لائبریری کے لیے معیار: ہمارے ملک میں قومی سطح پر اسکول لائبریری کے معیار کو بلند کرنے کے لیے اور اس ترقی میں یگانگت پیدا کرنے کے لئے ہمیں معیار مقرر کرنا چاہیے۔مثال کے طور پر مواد، اسٹاف کی تعداد، مالی استعداد کی صحیح جانچ اور عمارت کے لیے جگہ وغیرہ۔لائبریری لٹریچر اسکول لائبریریوں کے معیار کے موضوع پر بحث کی جاتی رہی ہے۔اسکول لائبریریوں کے موضوع پر بہت سے معیار اپنانے کا مشورہ دیا جاتا رہا ہے، جو وقتاً فوقتاً اسکول لائبریریوں کے موضوع پر مقالات میں پیش کیے گئے ہیں۔

7۔باصلاحیت انسانی ذرائع کی عدم موجودگی: اسکول لائبریریوں کو جن مسائل کا سامنا ہے ان مسائل میں سے ایک باصلاحیت انسانی ذرائع کی عدم موجودگی ہے۔''لائبریری ایجوکیشن اینڈ ٹرننگ ان پاکستان'' کے نام سے مسٹر ڈبلیو۔پی قادری کے ایک مقالے میں اسٹاف کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔جو 1666ء میں پڑھا گیا۔اس مقالے میں انکشاف کیا گیا کہ اسکول لائبریریاں جزو وقتی اسٹاف کے ساتھ کے بغیر چل رہی ہیں۔اس نے مشورہ دیا کہ موجودہ اسکول لائبریریوں کے چلانے کے لیے تربیت یافتہ لائبریریوں اور ان کے اسسٹنٹ درکار ہیں۔اس مقصد کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کی فوری طور پر ضرورت ہے۔

الف۔ ہمارے موجودہ اسکول لائبریریوں کو صوبائی وزارتِ تعلیم کے تعاون سے اسکول لائبریریوں کی ٹریننگ کے خاص پروگرام شروع کرنے چاہئیں۔

ب۔ ٹیچرز ٹریننگ کالجوں میں اسکول لائبریری کا مضمون متعارف کرایا جائے اور اسکول لائبریرین کو اسکول کے دوسرے استادوں کے مساوی گریڈ ملنا چاہیئے۔

سوال نمبر 2: عوامی کتب خانہ کی خوبیاں، وجہ قیام، مقاصد اور معاشرے میں مقام پر تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: عوامی کتب خانہ: کتب خانے کی کئی اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم عوامی کتب خانوں کی ہے۔عوامی کتب خانوں سے مراد ایسے کتب خانے ہیں جن تک معاشرے کے ہر فرد کی بلا تفریق، مذہب، مسلک، فرقہ، جنس، رنگ و نسل رسائی ہو سکے۔اور وہ کتب خانے میں موجود ہر قسم کے مواد سے اپنی ضرورت کے مطابق استفادہ کر سکیں۔

عوامی کتب خانوں کی خوبیاں: یہ کتب خانے بلا امتیاز ہر شخص کو اسکا مطلوبہ مواد مثلاً کتاب، رسالہ، مخطوطہ، ریکارڈ، فلم کیسٹ اور ویڈیو کیسٹ مہیا کرتے ہیں۔اور اس خدمت کے عوض کسی قسم کا معاوضہ یا حق الخدمت وصول نہیں کرتے۔ان کتب خانوں سے معاشرے کے سب ہی افراد طلباء و طالبات، پروفیسر، محقق، دانشور، ڈاکٹر، تاجر، صنعتکار، فیکٹری میں کام کرنے والے ٹیکنیشن، اسکول کے طلباء، بچے، بوڑھے، معذور، نابینا افراد، گھریلو خواتین اور دیگر تمام افراد اپنی حسب خواہش اور ضرورت مستفید ہوتے ہیں ان میں ہر قسم کا ادب مہیا کیا جاتا ہے۔اعلیٰ معیار کی ادبی اور دینی، سائنسی اور نصابی کتابوں سے لے کر تفریحی اور بچوں کے معیاری ادب تک ہر قسم کی کتابیں اور رسائل مہیا کئے جاتے ہیں۔ان کتب خانوں میں موجودہ دور کی ٹیکنالوجی مثلاً ریکارڈ، سلائیڈ، فلم، کیسٹ، ویڈیو کیسٹ، مائیکرو فلم ریڈر، پرنٹرز اور ریڈرز رکھے جاتے ہیں۔بعض کتب خانوں میں بعض کاموں کیلئے کمپیوٹرز رکھے جاتے ہیں۔اس سے قارئین اور سٹاف کیلئے اپنی مطلوبہ کتب کے حصول میں آسانی میسر آتی ہے۔وقت کی بچت ہوتی ہے اور صحیح مواد حاصل ہوتا ہے۔کمپیوٹر کا استعمال ضرورت کے مطابق ہونا چاہیے۔

وجہ قیام: عوامی کتب خانے کے قیام کی بنیاد کتابوں کے ذریعے انسانی علم اور تجربے میں اضافہ کرنا ہے عوامی کتب خانہ ایک لحاظ سے بنی نوع انسان کے لامحدود اور وسیع علم و دانش اور تجربے کی طرف ایک کشادہ راستہ ہے۔انسانوں کی اکثریت کے نزدیک دنیا کے بہترین افکار کی رسائی کا تیز ترین اور سہل ترین ذریعہ عوامی کتب خانہ ہے۔ملکی اور قومی ترقی کیلئے افراد کا ذہنی افق وسیع ہونا چاہیئے۔اور یہ وسعت عوامی کتب خانے کے دانشمندانہ استعمال سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

کتب خانوں کے مقاصد: یونیسکو کے عوامی کتب خانوں کے 1972ء کے ترمیم شدہ منشور کے مطابق عوامی کتب خانے کا مقصد وحید انسانی ذہن کی تفریح ہے۔اور یہ مقصد افراد کو کتابوں کے ذریعے تفریح اور مسرت مہیا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔اسکے ساتھ ہی طلباء اور علاقے یا معاشرے کے دیگر افراد کو بالکل تازہ اور جدید تکنیکی، سائنسی اور معاشرتی علوم بہم پہنچانے میں مناسب معاونت فراہم کرنے سے بھی حاصل ہوتا ہے۔منشور کے مطابق عوامی کتب خانہ ایک ایسی عالمگیر اور آفاقی تعلیم مہیا کرتا ہے۔جو ایک مسلسل اور تاحیات جاری رہنے والا عمل ہے۔جس سے علم و ثقافت میں انسانی کارکردگی اور کارہائے نمایاں کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے۔عوامی کتب خانے قارئین کو مطالعاتی مواد مہیا کرنے کے مقصد کے تحت قائم کیئے گئے ہیں۔ان کتب خانوں کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

i۔ عوام اور سرکاری اداروں یا افراد کو معلومات بہم پہنچانا۔

ii۔ عوام کی تعلیمی ضروریات مہیا کرنا یا عوام کو تعلیم دینا۔

iii۔ مطالعہ یا بحث کیلئے حوالہ جوئی کی سہولیات مہیا کرنا۔

iv۔ لائبریری ممبرز کی کتابیں جاری کرنا۔

v۔ مذاکرے کی سہولت میسر کرنا۔

vi۔ سمعی و بصری خدمات سرانجام دینا۔

vii۔ فوٹو کاپی کی سہولت میسر کرنا۔

viii۔ بچوں کیلئے لائبریری کی سہولت میسر کرنا۔

ix۔ فرد یا گروہ کو حالات حاضرہ پر تفصیلی معلومات بہم پہنچانا۔

x۔ عوامی کتب خانے کا ہر فرد کیلئے فنون سے صحت مندانہ فوائد حاصل کرنے کے مکمل مواقع فراہم کرنا۔

0334 5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

xi۔ پاکستان کی نظریاتی اساس کو اسلام کے حوالے سے اجاگر کرنا۔

موجودہ دور میں علم میں بے پناہ وسعت آ گئی ہے۔ لاتعداد کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ بیشمار تحقیقات، مضامین Articles کی شکل میں آ رہی ہیں۔ سائنسدانوں اور محققین کا جدید تحقیق سے واقف ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اسکے ساتھ ہی عام آدمی کا بھی جدید تعلیم سے بہرہ آور ہونا لازمی ہے تاکہ وہ موجودہ معاشرے کے تقاضوں کو جان سکے لہٰذا موجودہ دور میں عوامی کتب خانہ سوسائٹی کا ایک لازمی جزو ہے۔ اور اسکا معاشرے میں ایک اہم کردار ہے۔ کہ یہ عوامی کتب خانے تعلیم، ثقافت اور معلومات کی ایک زبردست قوت متحرکہ ہیں۔

معاشرے میں کردار: موجودہ دور میں علم میں بے پناہ وسعت آ گئی ہے۔ لاتعداد کتابیں شائع ہو رہی ہیں بے شمار تحقیقات، مضامین Articles کی شکل میں آ رہی ہے۔ سائنس دانوں اور محققین کا جدید تحقیق Research سے واقف ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی عام آدمی کے لیے بھی جدید معلومات سے بہرہ ور ہونا لازمی ہے تاکہ وہ موجودہ معاشرے کے تقاضوں کو جان سکے لہٰذا موجودہ دور میں عوامی کتب خانہ سوسائٹی کا ایک لازمی جزو ہے اور اس کا معاشے میں اہم کردار ہے کہ یہ عوامی کتب خانے تعلیم، ثقافت اور معلومات کی ایک زبردست قوت متحرکہ ہیں۔ یونیکسو کی ورلڈ کانگریس آف بکس 1982ء کے مطابق ایسی مطالعات فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو 1980ء کے بعد کے دور کے لیے ایک مطالعاتی معاشرہ کی تشکیل کا کام دے۔ پرائمری اسکول سے لے کر اگلی سطحوں تک کتب خانے تعلیم کا لازمی جزو ہیں جن سے معلومات کا حصول طلبا کی اعادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ عوامی کتب خانوں کا اس مقصد سے بہت گہرا تعلق ہے جو دیگر وظائف کے علاوہ افراد کے تعلیم کے معیار کو جاری رکھتے ہیں کیونکہ عوامی کتب خانے معلوماتی مراکز کا کام بھی دیتے ہیں۔ عوامی کتب خانے ایسے ادارے ہیں جہاں ایک عام آدمی خواہ وہ مستقل قاری ہو یا نہ ہو اپنی ضرورت کی فراہمی کے لیے لائبریری میں آ سکتا ہے اور مستفید ہو سکتا ہے۔ عوامی کتب خانے ہر فرد کی ضرورت کو پوری کرتے ہیں۔ صنعت کاروں اور تاجروں کے لیے بھی مفید ہیں۔ نیز معاشے کے مختلف ثقافتی گروہوں کو بھی خدمات مہیا کرتے ہیں اور تفریح کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ نابینا اور دیگر معذور افراد کے لیے بھی کتب خانے سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ پس ایک عوامی کتب خانہ لازمی طور پر ایک مقامی معاشرتی عوامی ایجنسی ہے۔ لائبریری ایسوسی ایشن لنڈن کے پبلک لائبریری کے ریسرچ گروپ 1971ء کے مطابق عوامی کتب خانے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

1۔ تعلیم۔ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر افراد کی ذاتی علمی لحاظ سے فراہم کرنا۔

2۔ معلومات مہیا کرنا۔ موجودہ حالات کے بارے میں درست اطلاعات اور دیگر معلومات مہیا کرنا۔

3۔ ثقافت۔ معاشرے کی ثقافتی زندگی میں بھرپور شرکت کے مواقع مہیا کرنا۔

4۔ تفریح بہم پہنچانا۔ ایسا مطالعاتی مواد مہیا کرنا ہے جو تفریح طبع اور سکون کا باعث ہو۔

سوال نمبر 3: کہا جاتا ہے کہ عوامی کتب خانے معاشرے کی یونیورسٹیاں ہوتی ہیں۔ اس کی تائید یا تردید کرتے ہوئے عوامی کتب خانوں کی خصوصیات اور معاشرے میں ان کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: عوامی کتب خانوں کی خصوصیات اور معاشرے میں اہمیت: موجودہ دور میں علم میں بے پناہ وسعت آ گئی ہے لاتعداد کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ بے شمار تحقیقات، مضامین Ariticle کی شکل میں آ رہی ہیں۔ سائنس دانوں اور محققین کا جدید تحقیق سے واقف ہونا انتہائی ضروری ہے اس کے ساتھ ہی عام آدمی کے لیے بھی جدید معلومات سے بہرہ ور ہونا لازمی ہے تاکہ وہ موجودہ معاشرے کے تقاضوں کو جان سکے۔ لہٰذا موجودہ دور میں عوامی کتب خانہ سوسائٹی کا ایک لازمی جزو ہے۸ اور اس کا معاشرے میں اہم کردار ہے کہ یہ عوامی کتب خانے تعلیم، ثقافت اور معلومات کی ایک زبردست قوتِ محرکہ ہیں۔ یونیسکو کی ورلڈ کانگریس آف بکس 1982ء کے مطابق ایسی مطالعاتی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو 1980ء کے بعد کے زور کے لیے ایک مطالعاتی معاشرہ کی تشکیل کا کام دے۔ پرئمری سکول کی سطح سے لے کر اگلی سطحوں تک کتب خانے تعلیم کا لازمی جزو ہیں جن سے معلومات کا حصول طلبا کی عادتِ ثانیہ بن جاتی ہے عوامی کتب خانوں کا اس مقصد سے بہت گہرا تعلق ہے جو دیگر وظائف کے علاوہ افراد کے تعلیم کے معیار کو جاری رکھتے ہیں کیونکہ عوامی کتب خانے معلومات مراکز کا کام بھی دیتے ہیں۔ عوامی کتب خانے ایسے ادارے ہیں جہاں ایک عام آدمی خواہ وہ مستقل قاری ہو یا نہ ہو اپنی ضرورت کی فراہمی کے لیے لائبریری میں آ سکتا ہے اور مستفید ہو سکتا ہے۔ عوامی کتب خانے ہر فرد کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ صنعت کاروں اور تاجروں کے لیے بھی مفید ہیں نیز معاشرے کے مختلف ثقافتی گروہوں کو بھی خدمات مہیا کرتے ہیں اور تفریح کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ نابیان اور دیگر معذور افراد کے لیے بھی کتب خانے کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ لائبریری ایسوسی ایشن لنڈن کے پبلک لائبریری کے ریسرچ گروپ 1971ء کے مطابق عوامی کتب خانے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں۔

(i) تعلیم:۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر افراد کی ذاتی علمی لحاظ سے مدد فراہم کرنا۔

(ii) معلومات مہیا کرنا:۔ موجودہ حالات کے بارے میں اور دیگر معلومات مہیا کرنا۔

(iii) ثقافت:۔ معاشرے کی ثقافتی زندگی میں بھرپور شرکت کے موقع مہیا کرنا۔

(iv) تفریح بہم پہنچانا:۔ ایسا مواد مہیا کرنا جو تفریح طبع اور سکون کا باعث ہو۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com
0334-5504551

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی انفرادی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں یا ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عوامی کتب خانے معاشرے کی وہ یونیورسٹیاں ہیں جن سے عالموں کے علاوہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد مستفید ہو سکتے ہیں۔عوامی کتب خانوں کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔ یونیسکو کے پبلک لائبریریوں کے ترمیم شدہ منشور 1972ء کے مطابق جدید عوامی کتب خانہ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

1۔ عوامی کتب خانہ کو تعلیم، ثقافت اور معلومات بہم پہنچانے کی قوت متحرکہ ہونا چاہیے۔اس کے علاوہ اسے لوگوں اور اقوام کے درمیان امن و آشتی اور یگانگت پیدا کرنے کا ایک لازمی عنصر ہونا چاہیے۔

2۔ عوامی کتب خانہ تک عوام کی رسائی ہو اور اس کے دروازے معاشرے کے ہر فرد کے لیے بلا امتیاز نسل و رنگ، عقیدہ، مذہب، زبان اور معاشرتی رتبے، آزادانہ اور مساویانہ طور پر کھلے ہوئے ہونے چاہئیں۔

3۔ عوامی کتب خان کے تمام اخراجات پبلک فنڈز سے پورے ہونے چاہیے اور کسی شخص پر بھی اس کی خدمات کا علیحدہ بوجھ نہیں پڑنا چاہیے۔

4۔ عوامی کتب خانہ کسی واضح ملکی قانون کے تحت قائم ہونا چاہیے جس کا مقصد پورے ملک میں عوامی کتب خانوں کا قیام ہو۔

5۔ عوامی کتب خانے ایسے ادارے ہیں جہاں ایک عام آدمی خواہ وہ مستقل قاری ہو یا نہ ہو اپنی ضرورت کی فراہمی کے لیے لائبریری میں آ سکتا ہے اور مستفید ہو سکتا ہے۔

6۔ عوامی کتب خانے ہر فرد کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

7۔ عوامی کتب خانے لازمی طور پر ایک مقامی، معاشرتی اور عوامی ایجنسی ہے۔

8۔ عوامی کتب خانے بالکل مفت خدمات مہیا کرتے ہیں۔

9۔ عوامی کتب خانے سوسائٹی کا ایک لازمی جزو ہے اور اس کا معاشرے میں اہم کردار ہے۔

اس کے علاوہ عوامی کتب خانہ معاشرے کے تمام افراد کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو بہتر طور پر گزارنے کے لیے جدید عوامی کتب خانہ مطبوعہ، سمعی اور بصری مواد جمع کرتا ہے اور اس جمع شدہ مواد کو وہ کی بہتر ترکیب سے اس طریق پر ترتیب دیتا ہے کہ عوام آسانی سے مواد تک رسائی حاصل کر سکیں اور اس کا استعمال آسان ہو جائے۔ نیز مواد کی تفصیلات اس طرح تیار کی جاتی ہیں کہ قارئین کے لیے اس کا استعمال بہت زیادہ سہل ہو جاتا ہے۔اس حاصل کردہ علم کو وہ اپنے روزمرہ زندگی کی بہتری کے لیے صرف کرتے ہیں۔مواد کا اکٹھا کرنا، اسے منظّم و مرتب کرنا اور اسے معاشرے کے بہت سے افراد تک پہنچانا ہی جدید عوامی کتب خانے کا مقصد ہے۔عوامی کتب خانوں کا مقصد وحید انسانی ذہن کی تفریح بھی ہے۔اور یہ مقصد افراد کو کتابوں کے ذریعے تفریح اور مسرت مہیا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ عوامی کتب خانے عوام کی ذہنی پختگی اور علم کے لیے ناگزیر ہیں۔

سوال نمبر 4: سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے کتب خانوں کا تاریخی پس منظر بیان کریں۔ نیز رفاعی اداروں کے کتب خانوں سے متعلق معلومات فراہم کریں؟

جواب: **سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے کتب خانوں کا تاریخی پس منظر:** سرکاری کتب خانوں میں پنجاب سول سیکریٹریٹ کا کتب خانہ، پاکستان کا قدیم ترین کتب خانہ ہے۔ یہ 1858ء میں تعمیر کیا گیا۔اس سے پہلے کسی کتب خانے کا نشان نہیں ملتا۔ جب ون یونٹ بنایا گیا تو پنجاب سول سیکٹریٹ کے کتب خانے کا نام تبدیل کر کے مغربی پاکستان سول سیکریٹریٹ لائبریری رکھا گیا۔ وزارت خزانہ کے کتب خانے کی ابتداء پچاس کتب سے ہوئی۔ نیشنل اسمبلی کا کتب خانہ تین سو کتب پر مشتمل تھا۔ جو 1947ء میں قیام پاکستان کے بعد حکومت ہند کے محکمہ پارلیمانی امور سے لائی گئی تھیں۔ بالکل یہی حالت وزارت قانون کے کتب خانے کی تھی۔ اس کتب خانے کی ابتدا 1948ء میں دو سو کتب سے ہوئی۔ 1949ء میں وفاقی حکومت وزارت تعلیم کے تحت Directorate of Libraries and Archives کا قیام عمل میں لایا گیا اب محکمہ کتب خانہ جات بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ قومی کتب خانہ اور سنٹرل سیکٹریٹ کا کتب خانہ اسی محکمہ کے تحت کام کر رہا ہے۔ جب کہ محکمہ Archive کو یہ کام سونپا گیا کہ وہ تمام سرکاری ریکارڈ کی دیکھ بھال کرے اور اس کی فہرستوں کو مرتب کرنے کا بندوبست کرے۔ سرکاری کتب خانوں کے متعلق L. C. Key نے اپنی رپورٹ حکومت کو 1956 میں پیش کی تھی اسمیں لکھا گیا ہے کہ سنٹرل سیکریٹریٹ کا کتب خانہ غیر متعلقہ مواد سے بھرا پڑا ہے۔ جو حکومت کے کاموں میں کسی طور پر مددگار نہیں ہے۔ اسکو قومی کتب میں ضم کر دیا جائے۔

1958ء میں جب ملک میں مارشل لاء لگا تو فیصلہ کیا گیا کہ یہ دارالحکومت اسلام آباد منتقل کر دیا جائے۔ چنانچہ 1970ء کی دہائی میں وفاقی حکومت کے تقریباً تمام کتب خانے اسلام آباد اور راولپنڈی منتقل کر دیئے گئے۔ وفاقی حکومت کے زیر انتظام بہت سے سرکاری اور نیم سرکاری کتب خانے کام کر رہے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف اسلام آباد راولپنڈی میں ایک سو بیس کتب خانے موجود ہیں۔ جن میں عام کتب خانے، تعلیمی اداروں کے کتب خانے، وزارتوں اور ان سے ملحکہ اداروں کے کتب خانے شامل ہیں۔ ان میں نہ غیر سرکاری کتب خانے شامل ہیں اور نہ ہی نجی کتب خانے شامل ہیں۔

رفاعی اداروں کے کتب خانے:

زرعی ترقیاتی بنک کی لائبریری: اسکی بنیاد 1981ء میں رکھی گئی۔ اسلام آباد میں زیرو پوائنٹ کے سامنے ایک بلند و بالا اور عالی شان عمارت میں یہ کتب خانہ واقع ہے۔ کتب خانے کی نگران ایک ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔ جو لائبریری سائنس میں ایم اے ہیں۔ اور اس کتب خانے کے تمام معاملات کی ذمہ دار ہیں۔ اسکے علاوہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کتب خانہ کا عملہ دو معاونین پر مشتمل ہے۔قارئین کے بیٹھنے کیلئے 20 نشستیں ہیں۔تحقیقی کاموں کیلئے سازگار ماحول میسر ہے۔کتب خانے میں اس وقت کتب کی کل تعداد پانچ ہزار پچاس ہے۔پانچ ہزار کتب انگریزی میں اور پچاس اردو میں ہیں۔زیادہ کتب زراعت کے موضوع پر ہیں۔1987 میں کتب خانے کیلئے ڈیڑھ لاکھ کا بجٹ مختص تھا۔1987 سے اب تک کی تمام اخباروں کی فائلیں محفوظ ہیں۔سالانہ خریدی جانے والی کتب کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔باقاعدگی سے نئی کتابوں کی فہرست جاری کی جاتی ہے۔

پاکستان براڈ کاسٹنگ اکیڈمی ایچ او اسلام آباد: یہ وفاقی کتب خانہ براڈ کاسٹنگ اکیڈمی کی عمارت کی دوسری منزل پر ہے۔1976 میں اسکی ابتداء ہوئی۔قارئین کیلئے تین نشستوں کی جگہ ہے۔لائبریری کے عملہ کے دو افراد پر مشتمل یہ کتب خانہ صرف اپنی اکیڈمی کے افسران اور دیگر ملازمین کے استفادہ کیلئے بنایا گیا ہے۔منتظم کتب خانہ ایم اے لائبریری سائنس ہیں۔جو کتب اور رسائل کا انتخاب کرتی ہے۔اس وقت کل چھ ہزار چار سو پچیس کتب موجود ہیں۔جن میں ایک ہزار اردو میں ہیں۔باقی انگریزی میں۔حکومت پاکستان کی نوے کتب انکے علاوہ ہیں۔سب سے زیادہ کتابیں ریڈیو انجینئرنگ پر ہیں۔کتب کی درجہ بندی کیلئے ڈی ڈی سی کا سترواں ایڈیشن استعمال کیا جا رہا ہے۔منگوائے جانے والے رسائل کی تعداد تین اور اخباروں کی تعداد چار ہے۔کتب خانے کا بجٹ 86-1985ء میں آٹھ ہزار روپے تھا۔یہ کتب خانہ صرف اپنے ممبران کو کتب جاری کرتا ہے۔

جیولوجیکل سروے پاکستان کا کتب خانہ کوئٹہ: یہ وفاقی کتب خانہ 1947ء میں قیام پاکستان کے ساتھ ہی وجود میں آیا۔پینتیس کتب سے اسکی ابتداء ہوئی۔جو جیولوجیکل سروے ہندوستان سے حصے میں آئیں تھیں۔1952ء میں اس میں مختلف سروسز پر چھ ہزار پانچ سو چون کتب اور تدریسی کتب کی تعداد 9 ہزار کے لگ بھگ ہوگئی۔اور گیارہ سو رسائل موجود تھے۔اس کتب خانے سے درج ذیل نوع کے افراد استفادہ کر سکتے ہیں۔

ا۔ جیولوجی سے متعلق سائنسدان۔ ۲۔ یونیورسٹی کے طلباء۔

۳۔ جیولوجی سے متعلق وہ افراد جو غیر ممالک میں مقیم ہیں۔ ۴۔ ایم فل جیولوجی اور دیگر محققین۔

4۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن لائبریری ایچ 9 اسلام آباد: 1974ء میں جب انٹر یونیورسٹی بورڈ آف پاکستان کو ختم کر کے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا قیام عمل میں آیا تو انٹر یونیورسٹی بورڈ آف پاکستان کا کتب خانہ جو تقریباً ساڑھے تین ہزار کتب پر مشتمل تھا اسکے حصے میں آیا۔1982ء کے آخر تک اسمیں کتب کی تعداد 6 ہزار تھی۔مارچ 1988ء تک کتب خانے میں درج ذیل کتب تھیں۔

کتب	سولہ ہزار پانچ سو
کمیشن کی مطبوعات	آٹھ ہزار
یونیورسٹیوں کی مطبوعات	ایک ہزار پانچ سو
رسائل	پانچ سو
نئے رسائل	ایک سو اکتالیس
پمفلٹ	چار ہزار دو سو

سب سے زیادہ کتب تعلیم پر ہیں۔

اسٹاف ویلفیئر لائبریری آب پارہ: یہ کتب خانہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے زیر انتظام قائم کیا گیا۔1973ء میں اسکا قیام آیا۔بنیادی طور پر اسکا مقصد گورنمنٹ کے ملازمین کیلئے اپنے فرائض منصبی سے فراغت کا جو وقت بچتا تھا۔اسکو تعمیری انداز میں استعمال کرنا تھا۔کتب کی تعداد سات ہزار کے لگ بھگ ہے۔سالانہ بجٹ سولہ ہزار روپے ہے۔

منصوبہ بندی کمیشن لائبریری: 1953ء میں قائم ہوئی۔پاکستان کی ترقی کے جتنے منصوبے بنتے ہیں۔اسکا منبع اور ماخذ یہی پلاننگ اور ڈیویلپمنٹ ڈویژن ہے۔لائبریری میں 12 افراد کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔اس میں سیکنگ مشین،ایک فوٹو کاپی مشین،ایک مائیکرو مشین ریڈر اور ایک فلم پروجیکٹر بھی موجود ہے۔1988ء کے ایک اعداد و شمار کے مطابق سترہ ہزار کتب ہیں۔

شریعت کورٹ لائبریری: ابھی یہ ترقی کے مراحل میں ہے۔کتب کی تعداد تقریباً بیس ہزار چار سو ہے۔جن میں عربی،اور اردو میں ساٹھ فیصد کتب ہیں۔دو مضامین پر سب سے زیادہ کتب ہیں۔جن میں قانون اور اسلام شامل ہیں۔حکومت پاکستان کی بھی تقریباً 150 کتب ہیں۔اخباروں کی فائلیں صرف تین ماہ رکھی جاتی ہیں۔اسکے بعد نیلام کر دی جاتی ہیں۔89-1988ء کے مالی سال میں بجٹ ایک لاکھ تیس ہزار تھا۔ہر سال خریدی جانے والی کتب کی تعداد تین ہزار ہے۔

پنجاب میں سرکاری اور نیم سرکاری کتب خانے:

بورڈ آف ریونیو لائبریری	1958ء
محکمہ خزانہ لائبریری	1963ء

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

0334-5504551
Download FreeAssignments from
SolvedAssignmentsAiou.com
آن لائن اکیڈمی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

محکمہ قانون لائبریری	1955ء
پی ڈبلیو لائبریری	1963ء
پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے محکمے کی لائبریری	1962ء
ریکارڈ آفس لائبریری	1923ء
سیکریٹریٹ لائبریری	1959ء

سندھ:

بیورو آف کریکیولم لائبریری جامشورو	1971ء
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ وسیکنڈری ایجوکیشن لائبریری	1961ء
کتب خانہ وزارت خزانہ،منصوبہ بندی وشماریات کراچی	1956ء

بلوچستان:

کتب خانہ صوبائی اسمبلی کوئٹہ

کتب خانہ ادارہ برائے زرعی تحقیق کوئٹہ

کتب خانہ بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ

خیبر پختونخواہ:

پشاور ہائی کورٹ لائبریری پشاور

صوبائی اسمبلی کا کتب خانہ

کتب خانہ پاکستان اکیڈمی آف اورل ڈیویلپمنٹ پشاور

کتب خانہ فارسٹ انسٹیٹیوٹ پشاور

کتب خانہ محکمہ قانون پشاور

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کا کتب خانہ

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: صنعتی اداروں کے کتب خانے: صنعت کسی بھی ملک کی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ جو ممالک صنعتی طور پر پس ماندہ ہوں وہ ملک معاشی طور پر بھی کمزور ہوتے ہیں اسی لیے ہر ملک اس شعبے کی خاص توجہ دیتا ہے جب پاکستان بنا تو اس وقت چند آٹے کی ملیں، کپاس کی فیکٹریاں اور ایک سیمنٹ بنانے کا پلانٹ پاکستان کے حصے میں آیا۔ چنانچہ 1950ء میں حکومت پاکستان نے پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن قائم کی تا کہ مک کو صنعتی میدان میں خود کفیل بنایا جا سکے حکومت نے یہ کام اس لیے اپنے ذمے لیا کہ پرائیوٹ سکٹر میں کوئی بڑی صنعتیں لگانے کے قابل نہ تھا۔ اس طرح پاکستان میں صنعتی ترقی شروع ہوئی اور 65-1960 والے دوسرے پنچ سالہ منصوبے میں صنعتی ترقی میں 17 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ان صنعتوں میں گھی، چینی، کپڑا، زرعی کھاد، اسلحہ سازی، لوہا، جہاز سازی، تیل اور کاغذ سازی وغیرہ کی صنعتیں شامل ہیں۔ صنعتی ترقی کے لیے جہاں اور چیزوں کی ضرورت ہے وہاں صنعتی اداروں کے لیے کتب خانوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جن سے صنعتی ادارے کے سائنس دان انجینئر اور محققین نئے لٹریچر سے فائدہ اٹھا کر صنعتوں کو ترقی کی راہوں پر گامزن کر سکتے ہیں اس اہمیت کے پیش نظر صنعتی اداروں نے کتب خانے کے سہولتیں فراہم کر رکھی ہیں ان میں سے چند کتب خانوں کا ذکر ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

ٹیلی کمیونیکیشن ریسرچ سنٹر لائبریری، ہزارہ: ٹیلی کمیونیکیشن ریسرچ سینٹر 1964 میں قائم ہوا جس کا مقصد سائنس اور مواصلات کے میدان میں اور ٹیلیفون و ٹیلی گرام کے شعبے میں تحقیقی اور تجارتی بنیادوں پر آلات تیار کرنا تھا۔ یہ ادارہ وفاقی وزارتِ مواصلات کے تحت کام کرتا ہے اس ادارے کی ایک اور شاخ فیلڈ ٹرائل ریسرچ یونٹ کراچی میں ملیر ہالٹ کے مقام پر بنائی گئی ہے۔ یہ ادارہ تحقیقی کاموں کے علاوہ ٹیلیفون اور ٹیلی گرام کی صنعت میں بھی تجارتی بنیاد پر آفت مہیا کر رہا ہے۔ اس لیے اسے صنعتی ادارہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس ادارے کی لیبارٹری میں اب ٹائپ رائٹر اور جدید کمپیوٹر بھی تیار کیے جا رہے ہیں جو خاص طور پر مواصلات کے میدان میں ایک پیش رفت کی حیثیت رکھتے ہیں ان تمام کاموں کے پیش نظر یہاں لائبریری کا قیام بہت ضروری سمجھا گیا۔ پورا ادارہ 11812 مربع فٹ پر پھیلا ہوا ہے اور کتب خانے کے لیے گیارہ سو تیئس مربع فٹ جگہ مختص ہے۔ 1982 کے اعداد و شمار کے مطابق اس وقت نو افراد پر مشتمل تکنیکی عملہ، سولہ ٹیکنیشنز، چونتیس افراد انتظامی امور کے لیے اور ستاون افراد دیگر کاموں کی دیکھ بھال کے لیے اس ادارے میں تعینات ہیں۔ کل عملہ ایک سو سولہ افراد پر مشتمل ہے اس ادارے کے کتب خانہ میں دو ہزار چونتیس کتب موجود ہیں اور چند رسائل اور اخبار بھی منگوائے جاتے ہیں اتنا بڑا ادارہ ہونے کی بنا پر کتب و رسائل کی اتنی کم تعداد

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کاشان احمد 03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تسلی بخش صورت حال کی نشان دہی نہیں کرتی۔

کراچی شپ یارڈ اینڈ انجنیئر نگ ورکس لائبریری، کراچی: کراچی شپ یارڈ وانجینئر نگ ورکس 1957 میں قائم ہوا۔اس ادارے کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ وہ تجارتی بنیادوں پر بحری جہاز تیار کرے اور پرانے جہازوں کی مرمت کر کے ان کو کام کے قابل بنائے۔پچھلے 28 سال سے اس ادارے نے بحری جہازوں کے بھاری آلات بنانے میں بڑا نام پیدا کیا ہے۔اس وقت تک کراچی شپ یارڈ انجینئر نگ ورکس نے چھ بھاری ایک سو چونسٹھ چھوٹے اور چھ درمیانے سائز کے بحری جہاز اور آئل ٹینکر بنا کر فروخت کیے ہیں۔یہ ادارہ صنعت جہاز سازی میں ایک اہم مقام رکھتا ہے ادارے نے اپنے طے شدہ مقاصد کے حصول کے لیے دوسرے شعبے کی تعمیر کے علاوہ ایک کتب خانہ بھی بنایا ہے یہ کتب خانہ 1953 میں بنایا گیا۔

سنٹرل مواصلاتی ریسرچ لیبارٹری لائبریری، اسلام آباد: یہ لیبارٹری 1980 میں معرض وجود میں آئی اور کافی کشادہ عمارت میں واقع ہے۔گو یہ ایک تحقیقی لیبارٹری ہے لیکن یہ ادارہ ٹیلیفون سے متعلق الیکٹرانک آلات پر تحقیق و تجربے کر کے ان آلات کو محکمہ ٹیلیفون و ٹیلی گرام اور دیگر متعلقہ اداروں کو کافی تعداد میں فراہم کرتا ہے۔اسی لیے اسے ایک صنعتی ادارے کی فہرست میں شامل کر رہے ہیں اگر ہم اس ادارے کے مقاصد کو کافی تعداد میں فراہم کرتا ہے اسی لیے ہم اسے ایک صنعتی ادارے کی فہرست میں شامل کر رہے ہیں اگر ہم اس ادارے کے مقاصد پر نظر ڈالیں تو اس کا ایک اہم ترین مقصد یہ بھی ہے کہ یہ ٹیلی فون، ٹیلی گرام، ریڈیو ٹرانسمیشن کے آلات کو تجارتی طور پر تیار کرے، اس ادارے کا کتب خانہ تیسری منزل پر واقع ہے۔ایک ڈائریکٹر اس کتب خانے کا انچارج ہے۔ 1982ء کے اعداد و شمار کے مطابق کتب کی کل تعداد سات سو بیس تھی لیکن 1987 میں یہ تعداد بڑھ کر تین ہزار کے لگ بھگ ہو گئی تھی۔

کاروباری اداروں کے کتب خانے: پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن، نیشنل بینک آف پاکستان، فیڈرل بینک فار کواپریٹو وغیرہ کا لائبریریاں کاروباری اداروں میں شمار ہوتی ہیں۔

پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن ٹیکنیکل لائبیریری اسلام آباد: پی۔ آئی۔ اے کا ادارہ 1955 معرض وجود میں آیا۔اس ادارے کا مقصد ملک میں فضائی سروس فراہم کر کے ملکی ترقی میں ہاتھ بٹانا ہے۔پی آئی اے کو ایک کاروباری ادارے کی حیثیت حاصل ہے۔اس نے تیزی سے ترقی کی ہے۔اور پوری دنیا میں پی آئی اے نے سفر کو ممکن بنا دیا ہے۔پی آئی اے نے اپنی انتظامیہ کی تکنیکی سہولت کے لئے لائبیریریاں بھی بنوائی ہیں۔جو کراچی، راولپنڈی اور اسلام آباد میں واقع ہیں۔ اسلام آباد کا کتب خانہ 1956ء میں قائم کیا گیا۔لائبیریری کا انچارج سند یافتہ ہے۔پی آئی اے کا تمام عملہ اس کتب خانے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔یہ کتب خانہ 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے۔اس لحاظ سے یہ پاکستان کا واحد خصوصی کتب خانہ ہے۔انچارج کے علاوہ بھی تین افراد عملہ میں شامل ہیں۔کتب خانے میں کتابوں کی تعداد 3 ہزار ہے اس میں تقریبا دس رسائل منگوائے جاتے ہیں۔

نیشنل بینک آف پاکستان، ہیڈ آفس لائبریری، کراچی: نیشنل بینک آف پاکستان 1949ء کو معرض وجود میں آیا نیشنل بینک آف پاکستانی مرکزی لائبیریری، بینک کی لائبیریریوں میں سب سے بڑی لائبیریری ہے۔اس خصوصی کتب خانے میں کتابوں کی کل تعداد چالیس ہزار ہے۔ان میں سے تیس ہزار کتابیں انگریزی میں ہیں۔اور باقی دس ہزار مشرقی زبانوں میں ہیں۔اس کتب خانے میں ایک ہزار چھ سو پرانے سکے بھی رکھے گئے ہیں۔ایک سو کے قریب خطوعات بھی محفوظ کیے گئے ہیں۔جو اردو، عربی اور فارسی زبانوں میں ہیں اس کے علاوہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے متعلقہ بھی خاصا مواد ہے۔ایک خصوصی کتب خانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔کہ اس سے متعلق رسائل بھی منگوائے جائیں اور ایک پچیس نئے رسائل منگوائے جاتے ہیں۔

فیڈرل بینک فار کواپریٹوز لائبریری، اسلام آباد: یہ خصوصی کتب خانہ بینکنگ اور مالی امور کے مواد سے متعلق ہے یہ کتب خانہ 1982ء میں معرض وجود میں آیا اس کتب خانے کے استعمال کرنے والوں میں فیڈرل بینک کے آفسر۔دیگر عملہ اور ان کے علاوہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلبا اور اساتذہ شامل ہیں۔1988ء میں اس کتب خانہ میں کتابوں کی تعداد تین ہزار دو سو تھی۔اور اس کے علاوہ پندرہ رسائل بھی منگوائے جاتے ہیں۔لائبیریری کا عملہ تین افراد پر مشتمل ہے۔اور اس کتب خانے لائبیریرین یونیورسٹی سے لائبیریری سائنس میں سند یافتہ ہے کتب خانے کا سالانہ بجٹ 28 ہزار روپے ہے۔اور ہر سال تقریباً 4 سو کتب کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 6: برصغیر پاک و ہند میں قیام مدارس کی ابتداء اور پاکستان میں دینی مدارس پر تفصیل سے بحث کریں؟

جواب: **برصغیر پاک و ہند میں دینی مدارس کی ابتداء:** تاریخ فرشتہ کے مطابق برصغیر پاک و ہند دینی مدارس کے قیام کی ابتداء سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین محمد غوری کے عہد سے ہوئی چنانچہ فرشتہ لکھتا ہے کہ ”فتح سے کامیابی کے بعد سلطان، جب غزنی لوٹا تو ایک جامع مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ بنوایا۔اور مدرسے کے لئے ایک کتب خانہ قائم کیا جس میں دور دراز ممالک سے بڑی جستجو کے بعد نفیس کتابیں لا کر رکھی گئیں۔اور بنفا ضائے الناس علیٰ دین ملوکھم امراؤ اعیان دولت نے بھی مساجد اور مدارس قائم کیے اور سلاطین دہلی درسگاہیں قائم کیں ابتداء میں یہاں بھی مسجدوں سے مدرسوں کا کام بھی کیا گیا۔ اور مسجد ایک بڑی درسگاہ سمجھی جانے لگی۔ برصغیر کے قدیم اسلامی شہروں دہلی، آگرہ، لاہور ، پشاور، ٹھٹھہ، جو پور، احمد آباد، گجرات وغیرہ میں تعمیر کردہ عظیم الشان مسجدوں کی ہیت کزائی صحن کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے حجروں کا وسیع سلسلہ قدیم دینی مدارس گاہوں کا پتہ دیتا ہے۔مسلمان سلاطین نے جلد ہی مساجد

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس۔ گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی ، ایف اے سمیت اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کے ساتھ علیحدہ درس گاہوں کی عمارت کی تعمیر شروع کر دی دینی مدارس سے مسلمان سلاطین کو دلچسپی اور شغف کا اندازہ مشہور مصری مصنف قلقشندی نے لکھا ہے۔سلاطین کے دور میں پایہ تخت دہلی میں اس وقت ایک ہزار مدرسے تھے یہ مدرسے برصغیر میں مسلمانوں کے ابتدائی عہد سلطان محمد تغلق کے زمانے کی کیفیت تھی۔ مسلمان سلاطین کے آخری دور میں سلطان اورنگزیب محمد عالمگیر کے زمانے میں ایک یورپی سیاح کپتان الیگزنڈر ہملٹن نے سندھ کے ایک شہر ٹھٹھہ کی نسبت لکھا ہے۔

ہندوستان میں کتابیں جمع کرنے کے شوق کو عام کرنے میں اولیاء اکرام کا بڑا ہاتھ ہے۔ یہ حضرات مسلم فاتحین کی آمد سے بہت پہلے ہندوستان تشریف لائے اور پھر ابر کرم بن کر سارے ملک میں چھا گئے لاہور میں علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ اجمیر میں معین الدین چشتیؒ دہلی میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور خواجہ نظام الدینؒ اولیاء پاک پتن میں اولیا بابا فریدؒ، ملتان میں شیخ باؤالدین زکریاؒ، اوچ میں جلال الدین مخدومؒ، جہانیاں جہاں گشتؒ، بنگال میں شیخ جلال الدین تبریزیؒ اور گجرات میں نور قطب الدینؒ نے لوگوں کے دلوں پر حکومت کی اور ان کے قلوب و اذہان کو روشن و منور کیا۔اسلام اور علم کی اشاعت کے لئے صوفیائے اکرام نے اپنی خانقاہوں میں کتابوں کے بڑے بڑے ذخیرے جمع کیے تھے۔ان میں خواجہ نظام الدین اولیا کے کتب خانے کا مورخین نے بڑی تعریف کی اصل میں ایک سچا صوفی متحرک کتب خانوں کی حیثیت رکھتا ہے۔الغرض مسلمانوں کے عہد میں کتابیں جمع کرنے کا شوق و ذوق سندھ سے بنگال اور کشمیر سے مدراس تک پھیلا ہوا تھا۔اور ہندوستان میں چاروں طرف مدرسوں اور کتب خانوں کا زور وشور تھا۔ چونکہ کتب خانوں اور مدارس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ان کا ایک جائزہ لیتے ہیں۔صرف دہلی اور آگرہ جو علمی اعتبار سے ہندوستان کے بغداد و قرطبہ تھے۔ ہزاروں چھوٹے بڑے کتب خانے نظر آئیں گے۔محمد تغلق کے دور میں دہلی میں ایک ہزار مدارس تھے۔ ہر مدرسے کے ساتھ کتب خانوں کے ذخیرے ضرور ملیں گے اور ذاتی کتب خانوں کے علاوہ ایک ہزار درس گاہی کتب خانے تھے۔ ہر کتب خانے میں کتابوں کی تعداد مدرسے کی حیثیت کے مطابق ہوگی۔اگر دو سو فی کتب خانہ یا اس سے بھی کچھ کم رکھی جائے تو مدارس کے کتب خانوں میں ڈیڑھ دو لاکھ سے زائد کتب خانے ہوں گے۔جو اس زمانے میں بڑی کثیر تعداد تھی۔

عہد مغلیہ میں مدرسوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔اور اس کا سلسلہ سلطنت مغلیہ کے زوال تک جاری رہا۔انیسویں صدی کے شروع میں یعنی برٹش عہد میں یا اس سے قبل صرف بنگال میں مدرسوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی۔اس حساب سے ساری ہندوستان میں لاکھوں مدرسے ہوئے اور کتب خانوں کی تعداد بھی لاکھوں ہوگی۔لہذا اسلامی کتب خانوں میں کتب کا اندازہ کروڑوں میں ہوسکتا ہے۔سلطان محمد غوری، تاج الدین، ناصر الدین قباچہ، قطب الدین ایبک اور اس کا جانشین شمس الدین، بنگال میں محمد بختیار خلجی ان تمام حکمرانوں نے اپنے اپنے علاقوں میں کتب خانوں کی تخلیق کے لئے مثبت اقدامات کیے تھے۔1206ء میں سلاطین دہلی کی سلطنت کے قیام کے بعد سے ہندوستان میں کتب خانوں کا نیا اور سنہرا دور شروع ہوا۔سلاطین دہلی کی علم نوازی کے اثر سے جابجا مدرسے اور کتب خانے قائم ہوئے۔مغلیہ خاندان کے بادشاہ تعلیم و تعلم کے دلدادہ تھے۔ان میں ہمایوں علم کا شیدائی تھا۔اس کے دور میں دہلی اور آگرہ میں مدارس قائم ہوئے۔ ہمایوں کے مقبرے سے ملحق ایک بڑا مدرسہ تھا جہاں بڑے بڑے فاضل اساتذہ درس دیتے تھے۔اس مدرسے کا کتب خانہ بھی عظیم تھا۔عہد اکبری مدارس کے کتب خانوں کے لئے بڑا ساز گار رہا۔اکبر نے فتح پور میں مدرسہ بنوایا جس میں ہر موضوع پر کتب موجود تھیں۔عالمگیر کے دور میں کتب خانے کا انتظام بہت اچھا تھا۔کتب خانہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، کتب خانہ مدرسہ ضیاء العلوم جے پور میں تفسیر و حدیث اور فقہ وغیرہ پر کتب کے بے بہا خزینہ موجود تھا۔یہ کتب خانے اور مدارس انقلاب و حوادث کا شکار ہو گئے۔یہ مدارس اور ان کے کتب خانے قرطبہ، بغداد اور قاہرہ کے مدرسوں کی طرح کتب خانوں سمیت نیست و نابود ہو گئے۔اسی طرح مغلوں اور دوسرے حکمرانوں کے ساتھ یہ ادارے بھی فنا ہو گئے۔

پاکستان میں دینی مدارس: پاکستان کے دینی مدارس کے جائزے کا آغاز حافظ نذر احمد، پرنسپل شبلی کالج، لاہور نے کیا۔ چنانچہ سب سے پہلا جائزہ ''جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان 1960ء''، میں شائع ہوا۔اس سے پہلے قیام پاکستان سے قبل پاک و ہند کے مدارس کے سلسلے میں دو ایک کتابیں ضرور ملتی ہیں لیکن ان کا موضوع ماضی ہے حال نہیں۔ مزید برآں ان کی حیثیت زیادہ سے زیادہ تاریخ کی ہے، نقد و نظر کی نہیں۔اعداد و شمار اور جائزے سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں۔1960ء میں جو جائزہ شائع ہوا تھا اس کے اعداد و شمار 1971ء تک محدود تھے۔اس جائزے کے مطابق پانچ سو تریسٹھ مدارس کے کوائف اور آٹھ سو ترانے مدارس کی فہرست پیش کی گئی یعنی کل مدارس کی تعداد چودہ سو چھپن شمار کی گئی تھی۔تفصیل کے لیے گوشوارہ نمبر 1 ملاحظہ فرمائیے۔ یہ دونوں کوششیں بالکل غیر سرکاری تھیں اور ان دونوں جائزوں کا سہرا فرد واحد جناب حافظ نذر احمد صاحب کے سر ہے،جنھوں نے اپنے محدود وسائل اور بڑی محنت شاقہ کے بعد اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

گوشوارہ نمبر 1: پاکستان میں دینی مدارس کی تعداد 1972ء میں

صوبے کا نام	تعداد مدارس
پنجاب	نو سو چوالیس
سرحد	دو سو ترپن
سندھ	ایک سو بیانوے

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بلوچستان سڑسٹھ

(ماخوذ از جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان لاہور مسلم اکادمی 1972ء)

سرکاری طور پر مدارس دینیہ کے جائزوں کا آغاز 1979ء میں ہوا۔ 1970ء کی تعلیمی پالیسی میں نور خان کی سفارشات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان سفارشات میں انھوں نے دینی مدارس کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ تاکہ کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے دینی مدارس جو صرف مخیرّ حضرات کے چندوں پر چلتے تھے، حکومت ان کی حالت سدھارنے میں کوئی قدم اٹھائے۔ تقریباً دس سال گزرنے کے بعد حکومت پاکستان نے ایک کمیٹی مقرر کی جس نے 1979ء میں حکومت کو ایک رپورٹ پیش کی جس میں 1979ء کی ابتداء تک کل سترہ سو پینتالیس دینی مدارس تھے۔ (دیکھئے گوشوارہ نمبر 2) اس میں رپورٹ کے مطابق بیشتر دینی مدارس کو عمارت، دارالکتب، دارالتدریس، دارالاقامہ فرنیچر اور دیگر مشکلات کا سامنا تھا۔ البتہ بعض کی عمارات عالیشان ہیں اور ان میں تمام جدید سہولتیں میسر ہیں۔ 1987ء کے جائزے کے مطابق اس وقت پاکستان میں دو ہزار پانچ سو ساٹھ مدارس موجود ہیں۔

گوشوارہ نمبر 2: پاکستان میں دینی مدارس 1979ء تک

نام صوبہ	تعداد مدارس
پنجاب	ایک ہزار بارہ
سرحد	دو سو اٹھارہ
سندھ	تین سو اسی
بلوچستان	ایک سو پینتیس

کل = ایک ہزار سات سو پینتالیس

(ماخوذ از قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان۔ اسلام آباد۔ وزارت مذہبی امور، 1979ء)

وزارت تعلیم کے ایک سوالنامہ (جو 7 اکتوبر 1987ء کو جاری ہوا) کے مطابق اس وقت دینی مدارس کی تعداد دو ہزار دو سو انسٹھ ہے جس میں ایک ہزار آٹھ سو انچاس مدارس گورنمنٹ سے منظور شدہ ہیں۔ گوشوارہ 3 جو اسی سوالنامے سے ماخوذ ہے تمام صوبوں کے مدارس کو علیحدہ علیحدہ ظاہر کرتا ہے۔

گوشوارہ 3: پاکستان میں دینی مدارس کی تعداد 1987ء تک

نام صوبہ	تعداد مدارس
پنجاب	ایک ہزار
سرحد	چھ سو تینتالیس
سندھ	دو سو چوہتر
بلوچستان	تین سو تیس
آزاد کشمیر و اسلام آباد	ایک سو سولہ
شمالی علاقہ جات	چھیانوے

کل = دو ہزار چار سو انسٹھ

(یہ اعداد و شمار محمد حنیف ریسرچ سکالر وزارت تعلیم کے نتائج سے لیے گئے ہیں۔)

سوال نمبر 7: خلفائے راشدین اور عباسیہ ادوار کے مدارس کے کتب خانوں کا جائزہ لیں؟

جواب: **خلفائے راشدین کے کتب خانے:** حضرت علیؓ کے دور میں جب مرکزِ خلافت عراق منتقل ہوا تو عملی و کتابی ترقی کا شرف کوفہ و بصرہ کو حاصل ہوا۔ عہد بنو امیہ میں سب سے پہلے امیر معاویہ نے طیب بن آثانی سے طب پر لکھی کتابوں کا ترجمہ کرایا جو بقول شبلی نعمانی عربی زبان کے ذخیرے میں اپنی نوعیت کا پہلا افسانہ تھا اور پھر عبید جرہمی کو اس کام پر مامور کیا کہ ملوک عرب و عجم کے احوال و اخبار اور اختلاف السنہ کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور انہیں ضبط تحریر میں لائیں۔ دور اموی میں دارالخلافہ جب سرزمین شام منتقل ہوا تو دمشق مرکز علم بن گیا۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں حکومت کی طرف سے تدوین سنت، احادیث و آثار کے احکام جاری کیے گئے۔ بنو امیہ نے اطراف بلاد میں ابوعمرو بن عبدالرحمان ۹ اوزاعی کے فقہی مسلک کی نشرواشاعت میں مدد کی اور انھیں جامع دمشق و محلات شاہی میں درس کے حلقے قائم کرنے پر مامور کیا۔ ابن قتیبہ نے انھیں اصحاب الرائے میں شمار کیا ہے عہد عباسی میں بغداد کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی یہاں پر امام یوسف نے مالیات کے موضوع پر کتاب الخراج لکھی۔ امام محمد نے جنگی احکامات پر کتاب اسیر الصیغر و کتاب السیر الکبیر مرتب کیں۔ الحکم ثانی نے بادشاہ بننے کے بعد اپنے موجودہ کتب پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تمام مشرقی دنیا کے ہر شہر میں اس نے معتبر آدمی بھیجے تا کہ نادر کتب خرید کی قرطبہ بھیجیں۔ سیفران قرطبہ، قاہرہ، دمشق بغداد اور دیگر ممالک میں نمائندہ گان حکومت ہمیشہ نایاب کتب اور نئی کتابوں کی جستجو میں رہتے۔ مشہور کتب فروشوں کی دکانیں ان کا مر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
کاشف اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کرتھیں اگر کوئی کتاب قیمتاً نہ ملتی تو نقل کرالی جاتی تھی۔ان حقائق کی روشنی میں ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان اپنے عہدِ عروج میں کتابوں، کتب خانوں اور علم کی اہمیت سے اتنے ہی باخبر تھے جتنا آج کی ترقی یافتہ اقوام ہیں۔علوم وفنون کی ترقی اصل میں درس وتدریس کی مرہون منت ہے جوں جوں اس میدان میں تحقیق بڑھتی گئی علمی ذخائر میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور مدارس کے ساتھ کتب کے ذخائر نے کتب خانوں کی صورت دھار لی۔ظاہر ہے کہ مدارس کبھی بھی کتب کے بغیر نہیں چل سکتے۔چونکہ اس دور میں ہر کام میں اسلامی ڈھنگ نمایاں تھا اس لیے تقریباً سب مدارس ہی اسلامی و دینی مدارس تھے اور جتنے کتب خانے ان کے ساتھ ملحق تھے اسلامی اور دینی مدارس کے کتب خانے کہلانے کے حقدار ہیں۔

عباسیہ ادوار کے کتب خانے: عباسیہ دور دینی مدارس کی ترقی اور دینی مدارس کے کتب خانوں کی نشوونما میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کتب خانوں کو جتنی اس دور میں ترقی ہوئی، شاید ہی کسی اور دور میں ہوئی، یہ وہ زمانہ تھا کہ ہر وہ شخص اور مدرسہ بہترین قرار پاتا تھا جس کا اپنا کتب کانہ ہو اور خوب سے خوب تر ہو۔چنانچہ علی بن یحیی المنجم کے عالی شان محل میں ایک بڑا کتب خانہ تھا جسے خزانہ الحکمہ کہتے تھے اور وہاں مختلف مقامات سے لوگ تحصیل علم کے لیے سفر کر کے آیا کرتے تھے کتب خانے کے ایک حصے میں طلبا کے قیام کا بھی انتظام تھا اور انھیں طعام کی پیش کش بھی کی جاتی تھی۔اس کتب کانے کا ایک مشہور طالب علم ابومعشر المنجم گذرا ہے جو خراساں سے مقامات مقدسہ جاتے ہوئے یہاں ٹھہرا جب وہ اس کتب خانے میں داخل ہوا تو اس کی عظمت وشان دیکھ کر حیران رہ گیا اور اپنا سفر حج ملتوی کر کے وہیں مقیم ہو گیا۔اس دوران اس نے علم نجوم میں مہارت حاصل کی۔جعفر بن حمدان موصلی نے اپنے شہر میں ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا جس کے ساتھ ایک نہایت عمدہ کتب خانہ بھی ملحق تھا۔اس میں ہر شخص کا داخلہ ہو سکتا تھا اور غریب طلبا کی مالی امداد بھی کی جاتی تھی۔جعفر خود بھی ایک استاد تھا اور اپنی تصانیف بھی پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔

المفدسی کے جہاں ہر مرکز کا تذکرہ کیا ہے تو ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ وہاں ایک کتب خانہ بالکل ایسا ہی تھا جیسا کہ بصرہ میں تھا یہ دونوں کتب خانے ابوعلی بن سعد نے قائم کیے گئے تھے اور وہاں طلبا کے کھانے کا انتظام بھی تھا۔بصرہ کا کتب خانہ مقابلتاً بڑا تھا اور اس کی عمارت بھی بہتر تھی چنانچہ طلبا اس طرف کھینچے چلے آتے تھے تا کہ اس حیرت انگیز مجموعہ کتب سے فائدہ اٹھائیں اور وہاں کے علم سے علم الکلام کا درس لیں۔چوتھی صدی ہجری میں شیراز میں مقدسی اس بڑے کتب خانے میں آیا جس کو غصد والدولہ نے 367ء تا 372ء میں قائم کیا تھا۔یہ خزانہ الحکمہ نہایت منظّم تھا ایک ڈائریکٹر ایک معاون اور ایک انسپکٹر دیکھ بھال کے لیے متعین تھے کتابوں کی فہرست موجود تھی اور کتابیں صندوق میں ترتیب وار محفوظ تھیں ایسے ہی ادارے بصرہ، رامہیر مزہ م، دے اور کوچ میں قائم تھے۔قاہرہ میں حنیفوں اور شافعی مدارس کی جگہ فاطمیوں نے درس گاہیں اور لائبریریاں قائم کیں ایک لائبریری کے متعلق کہا جاتا ہے کہ تاریخ اسلام میں سب سے بڑی لائبریری تھی۔چالیس کمروں میں کتابیں رکھی گئی تھیں ہر علوم کی کثرت بھی،طبری کی تاریخ کے بارہ سو نسخے اور علوم قرطبہ پر اٹھارہ ہزار کتابیں تھیں۔پانچویں صدی ہجری میں فاطمی خلیفہ نے جو کتب خانہ قائم کیا تھا وہ بھی دار الحکمت کی طرح اہم تھا اس کتب خانے کا نام خزائن البقصو رتھا اور اس میں سولہ لاکھ کتابوں کا خزانہ موجود تھا اندلس کے اموی خلیفہ حکم ثانی کا کتب خانہ جو قرطبہ میں قائم کیا گیا تھا اس میں چار لاکھ کتب تھیں۔

☆☆☆☆☆☆

Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com
0334-5504551

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس ایم فل پی ایچ ڈی ایف اے ایس کی ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔